ہفتہ وار رسالہ: 382
WEEKLY BOOKLET: 382

چوری ڈکیتی

(صفحات: 25)

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

چوری ڈکیتی

دُرُود شریف کی فضیلت

”سَعَادَۃُ الدَّارَیْن“ میں ہے کہ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ایک شخص دَربارِ رِسالت میں حاضِر ہوا فَشَکَا اِلَیْہِ الْفَقْرَ وَضِیْقَ الْعَیْشِ وَالْمَعَاشِ اور فقر و فاقہ اور تنگیٔ مَعاش کی شِکایت کی تو اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ فِیْہِ اَحَدٌ اَوْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ اَحَدٌ، یعنی جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ لیا کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سَلام کہا کرو اور ایک مرتبہ ”قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ“ پڑھ لیا کرو، اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ پاک نے اس پر رِزق کھول دیا حتّٰی کہ اس کے ہمسایوں اور رِشتہ داروں کو بھی اس رِزق سے حصّہ پہنچا۔ (سعادۃ الدارین، ص84)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ساتویں آسمان کا فِرِشتہ

صحابیِ رسول حضرت زید بن حارِثہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سفر کے لیے طائِف سے ایک خَچّر کرائے پر لیا، خَچّر والا ڈاکو تھا، وہ آپ کو سُوار کر کے لے چلا اور ایک وِیران و سُنسان جگہ پر لے جا کر خَچّر سے اُتار دیا اور آپ کی طرف خنجر لے کر حملے کے ارادے سے بڑھا، وہاں ہر طرف لاشوں کے ڈھانچے بِکھرے پڑے تھے، آپ نے اس سے فرمایا: اے شخص! تُو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے تو مجھے اتنی مہلت دے دے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ اُس بدنصیب نے کہا کہ اچھا تو نماز پڑھ لے، تجھ سے پہلے بھی بہت سے مقتولوں نے نمازیں پڑھیں تھیں

www.dawateislami.net

مگر ان کی نمازوں نے ان کی جان نہ بچائی۔

حضرتِ زید بن حارِثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مَیں نماز سے فارغ ہوا تو وہ قتل کرنے کے لیے میرے قریب آ گیا، میں نے دُعا مانگی اور "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" کہا۔ غیب سے آواز آئی: اے شخص! تو اِن کو قتل مت کر۔ ڈاکو یہ آواز سُن کر ڈر کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جب کوئی نظر نہ آیا تو وہ پھر مجھے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھا، مَیں نے دوبارہ بُلند آواز سے "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" کہا، پھر غیبی آواز آئی۔ تیسری مرتبہ جب میں نے "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" کہا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سُوار ہے، اُس کے ہاتھ میں نیزہ ہے اور نیزے کی نوک پر آگ کا ایک شُعلَہ ہے۔ اس شخص نے آتے ہی ڈاکو کے سینے میں اِس زور سے نیزہ مارا کہ نیزہ اس کے سینے کو چِیرتا ہُوا پار نکل گیا اور وہ ڈاکو زمین پر گر کر مر گیا۔ پھر وہ سُوار مجھ سے کہنے لگا کہ جب تم نے پہلی مرتبہ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" کہا تو مَیں ساتویں آسمان پر تھا، جب دوسری مرتبہ تم نے "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" کہا تو میں آسمانِ دنیا پر تھا اور جب تیسری مرتبہ تم نے "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" کہا تو میں تمہارے پاس تمہاری مدد کے لئے آ گیا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 2/117۔ کراماتِ صحابہ، ص322) اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیوں کرنہ میرے کام بَنیں غیب سے حَسَن بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

چوروں اور ڈاکوؤں کے مَظالِم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے مبارک نام کی برکتوں سے بڑی بڑی

مصیبتیں دُور ہوجاتی ہیں۔ ظاہری اَسباب اِختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی پریشانی دُور ہونے کی اِلتجا بھی کرنی چاہئے۔ بارہا ایسی غَیبی اِمداد ہوجاتی ہے کہ بندہ حیران رہ جاتا ہے۔ گزشتہ واقعے میں ظالم ڈاکو کی موت کا بڑا عبرتناک بیان ہے۔ افسوس! کئی پریشانیوں اور دُکھوں کے علاوہ چوروں، ڈاکوؤں نے اسلحے کے زور پر چھینا جَھپٹی کرکے مختلف طرح کی ذہنی، جسمانی تکلیفوں کے ساتھ ساتھ مہنگائی سے پریشان عَوام میں خوف و ہِراس پھیلا رکھا ہے۔ آئے دن چوری، ڈکیتی کی خبریں سُننے کو ملتی ہیں بلکہ سوشل میڈیا پر اب ایسی ویڈیوز کا سلسلہ بندھ گیا ہے۔ کہیں کسی غریب کے گھر میں گُھس کر بچی کا جہیز جسے والد اور بھائی خون پسینہ بَہا کر جمع کرتے ہیں، اسے لُوٹ کر لے جاتے ہیں اور کہیں محنت مَزدوری کرنے والا تنخواہ لے کر خوشی خوشی گھر جارہا ہوتا ہے تو رَقم چھین کر یہ ظالم اس غریب کی خوشی کو غم میں بَدَل دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! چوری، ڈکیتی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ پاک سورۃُ الْبَقَرہ، آیت نمبر 188 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

تفسیرِ خزائنُ العرفان میں ہے: اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لُوٹ کر ہو یا چھین کر، چوری سے یا جُوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رِشوت یا جھوٹی گواہی سے یہ سب ممنوع و حرام ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ2، تحت الآیۃ:188، ص52)

ظُلم و سِتَم کی آندھیاں چلا کر اَسلحے کے زور پر یا کسی بھی طرح سے چوری، ڈکیتی کرنے والوں کو خدائے اَحکمُ الحاکمین کی خُفیَہ تدبیر (یعنی چُھپے فیصلے) سے ڈرنا چاہئے، زندگی کا بھروسا نہیں، موت کسی وقت اور کہیں بھی آسکتی ہے، نَجانے کس گولی پر آپ کا نام لکھا ہو! اَخبارات

میں ایسی خبریں بھی آتی ہیں کہ اپنے ہی ساتھی ڈاکو کی گولی لگنے سے دوسرا ڈاکو مارا گیا اور کبھی چور، ڈاکو پولیس کی گولی کا شکار ہو کر اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں۔ چوروں کی بُرائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: چور پر اللہ پاک نے لعنت فرمائی ہے۔ (مسلم، ص716، حدیث:4408)

عارضی خوشیوں اور فانی دنیا کی خاطر چوری، ڈکیتی کے ذریعے حرام مال جمع کرنے والوں کو خوفِ خدا سے گھبرا کر بارگاہِ ربُّ العزّت میں سچّے دِل سے توبہ کر لینی چاہئے کہ اگر اللہ پاک کی رحمت سے دُور ہوگئے تو مرنے کے بعد کیا بنے گا؟ اگر قبر و حَشْر میں عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوگئے تو پھر کون بچائے گا؟ کم کھا کر، حلال روزی کمانے کی فِکْر کرنی چاہئے، مالِ حرام سے لاکھوں، کروڑوں روپے حاصل کرکے عَیْش بھری زندگی گُزار بھی لی پھر بھی ایک دن مرنا ہے، قَبْر میں مال و دولت ساتھ نہیں جائے گا، یقین نہ آئے تو کسی میّت کا کفن دیکھ لیجئے۔ کیا آپ نے کبھی کسی کفن میں جیب دیکھی ہے؟ نہ جانے کس مظلوم کی بددعا آپ کے لئے دنیا و آخرت کی بربادی و ہَلاکت کا باعث بن جائے۔ چوروں، ڈاکوؤں اور اس طرح کے ظلم و سِتَم ڈھانے والوں کی زندگی اور موت دونوں بڑی قابلِ مَذَمّت ہوتی ہیں۔ چُوہوں، بِلّیوں کی طرح چُھپ کر زندگی گزارتے ہیں بلکہ کبھی پولیس یا عوام کے ہاتھوں ایسی عِبرتناک موت مارے جاتے ہیں کہ روح کانپ جاتی ہے۔ ویسے بھی ان بَدنصیبوں کے مرنے پر لوگوں کو غم بھی نہیں ہوتا۔ اللہ کریم تمام عاشقانِ رسول کی حفاظت فرمائے اور ہم سب کو ظالموں کے ظلم اور چوری ڈکیتی وغیرہ آفات و بَلیّات سے محفوظ فرمائے۔ اللہ پاک ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ سبز سبز گُنبد کے سائے میں،

جلوۂ محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں شہادت کی موت نصیب کرے اور ہمارا مدفن خیر سے جنّتُ البقیع بنائے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مَولیٰ عُقبیٰ میں نہ کچھ رَنج دِکھانا مَولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاک پیمبر کے حُضُور ایمان پر اُس وقت اُٹھانا مَولیٰ

(حدائقِ بخشش، ص445)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ڈاکوؤں کا انجام

بندوں پہ ظُلم وسِتَم کی آندھی چلا کر، ڈرا، دھمکا کر اَسلحہ دِکھا کر، حرام مال حاصل کرنے والوں کو اللہ پاک سے ڈرنا چاہئے کیونکہ چوروں، ڈاکوؤں کے بارے میں قرآن واَحادیث میں بڑی وعیدیں بیان ہوئی ہیں، نیز دنیا وآخرت میں اِن کے لئے بڑی سخت سزائیں ہیں۔

پارہ 6 سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۟ۙ (۳۳)

ترجمہ: بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں خوب قتل کیا جائے یا انہیں سولی دیدی جائے یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا (ملک کی سر) زمین سے (جلاوطن کر کے) دور کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لئے دنیا میں

رُسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں ڈاکو کی سزا کا بیان ہے۔

چوری کسے کہتے ہیں؟

چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چُھپا کر ناحق لے لیا جائے۔ (بہار شریعت، 2/413، حصہ:9)

اسلامی سزاؤں کی حِکمت

اسلام نے ہر جُرم کی سزا اس کی نوعِیّت کے اِعتِبار سے مختلف رکھی ہے، چھوٹے جُرم کی سزا ہَلکی اور بڑے کی اس کی حیثیت کے مطابق سخت سزا نافِذ کی ہے تاکہ زمین میں اَمن قائم ہو اور لوگ بے خوف ہو کر سُکون اور چَین کی زندگی بَسر کر سکیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بے شمار حکمتیں ہیں۔ ڈاکہ زنِی کی سزا ہی کو لے لیجئے کہ جب تک اس پر عمل رہا تو تجارتی قافلے اپنے قیمتی ساز و سامان کے ساتھ بے خوف و خَطَر سفر کرتے تھے جس کی وجہ سے تجارت کو بے حد فروغ مِلا اور لوگ مَعاشی اِعتِبار سے بہت مضبوط ہو گئے۔ اب تو حالات اتنے نازُک ہو چکے ہیں کہ بینک سے کوئی پیسے لے کر نکلا تو راستے میں لُٹ جاتا ہے، کوئی پیدل جا رہا ہے تو اس کی نَقدِی اور موبائل چِھن جاتا ہے، کوئی بس کا مسافر ہے تو وہاں بھی محفوظ نہیں، کوئی اپنی سواری پر ہے تو وہ خود کو زیادہ خطرے میں محسوس کرتا ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، پ6، تحت الآیۃ:33، 2/423)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دعا ہے
اُمّت پہ تیری آ کے عجَب وقت پڑا ہے

ظُلماً لوگوں کا مال لینے کے متعلّق 7 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

﴿1﴾ حضرت ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:

چور پر اللہ پاک نے لعنت فرمائی ہے۔(بخاری،4/330،حدیث:6783)

﴿2﴾ جو سَرِ عام لُوٹ مچائے وہ ہم سے نہیں۔(ابوداؤد،4/184،حدیث:4391)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی جو ظالم کُھلے بندوں لوگوں کا مال چھین لے اور لوگ منہ تکتے رہ جائیں، ایسا ظالم ہمارے طریقہ، ہماری جماعت سے خارِج ہے، اسلام سے نکل جانا مُراد نہیں کہ یہ جُرم فَسادِ عَمل ہے فَسادِ عقیدہ نہیں۔ خیال رہے ڈکیتی کی سزائیں مختلف ہیں بعض صورتوں میں اس کو سُولی دی جائے گی۔

(مراٰۃ المناجیح،5/305ملخصاً)

﴿3﴾ چور چوری کرتے وقت اور ڈاکو ڈکیتی کرنے کی حالت میں مومن نہیں ہوتا کہ لوگ اپنے مال کو ترستی نگاہ اُٹھا کر دیکھتے رہ جائیں لہٰذا ان سے بچو، ان سے بچو۔

(بخاری،3/579،حدیث:5578ملتقطاً۔ مسلم، ص52، حدیث:207)

شارِحِ بُخاری، حضرتِ علامہ مفتی شَرِیفُ الْحَق اَمجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس سے یہ بھی مُراد ہوسکتی ہے کہ کامِلُ الْاِیمان ہوتے ہوئے کوئی یہ گناہ نہیں کرسکتا یا یہ کہ مومن کی یہ شان نہیں کہ یہ گناہ کرے۔(نزہۃ القاری،5/749تسہیلاً)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی ان گناہوں کے وقت مجرم سے نورِ ایمان نِکل جاتا ہے ورنہ یہ گناہ کُفر نہیں۔ ڈاکو ظاہر ظُہور (کُھلے عام) مال لُوٹ لے اور مالِک دَفع پر قادِر نہ ہوں یا اپنے مال کو حَسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے رہ جائیں کہ ہائے ہمارا مال چل دیا۔ ڈکیتی میں تین جُرم ہوئے: غیر کے مال پر ناجائز قبضہ، ظاہر ظُہور دوسرے کا مال چھین لینا، دل کی سختی کہ لوگوں کی حسرت اور آہ وبُکا پر ترس نہ کھائے۔ لہٰذا یہ گناہوں کا مجموعہ ہوئی، (اس لیے یہ) مومن کی شان کے خلاف ہے۔(مراٰۃ المناجیح،1/73)

حضرتِ علّامہ عبدُ المصطفٰی اَعْظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ چوری کرتے وقت اِس گناہ کی نُحوسَت سے اُس کا نورِ ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ اس گناہ سے توبہ کرلیتا ہے تو اس کا نورِ ایمان پھر اس کو مِل جاتا ہے۔ واضح رہے کہ ڈاکا ڈالنا، لُوٹ مار کرنا، کسی کی زمین یا مال و جائیداد کو غَصب کرلینا، کسی سے عارِیَت (یعنی اُدھار) کے طور پر کوئی سامان لے کر واپس نہ کرنا، کسی سے قرض لے کر اس کو ادا نہ کرنا، کسی کی اَمانَت میں خِیانَت کرنا وغیرہ یہ سب چوری کی طرح گناہِ کبیرہ ہیں اور یہ سب قہرِ قہّار و غَضَبِ جبّار میں گرفتار ہونے کا سبب اور عذابِ نار کا باعث ہیں۔ (جہنم کے خطرات، ص39، 40 ملتقطاً)

چوری کی راہ میں چُھپے ہیں اندھیرے ہزار ایمان کا نور چمکتا ہے راستے کے پار

(4) تمام مسلمانوں کی پیاری امی جان حضرتِ بی بی عائشہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: قبیلۂ قُریش کی ایک عورت نے چوری کی تو اس کے خاندان والوں نے حضرتِ اُسامہ بن زَید رضی اللہُ عنہ کو نبیِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سِفارش کرنے کے لئے کہا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہُ عنہ نے سِفارِش کی تو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ پاک کی حَدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہوئے اور خُطبَہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا: تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہَلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی مُعَزَّز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حَد قائم کردیتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرلیتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

(بخاری، 2/468، حدیث: 3475)

شرحِ حدیث: مُجرِم پر رَحم یہ ہی ہے کہ اُسے پوری سزا دے دی جائے، کسی کی کسی طرح رِعایَت نہ کی جائے کہ اس سے مُلک میں اَمان قائم رہتا ہے، اور یہ سزائیں حقُّ اللہ ہیں

کسی کے معاف کرنے سے معاف نہیں ہوتیں۔ ''سیّدہ'' کا نام لے کر یہ بتانا منظور ہے کہ شرعی سزا میں کسی بڑے سے بڑے درجے والے کی بھی رِعایت نہیں، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ ﴾ ترجمہ: اور تمہیں اللہ کے دین میں ان پر کوئی ترس نہ آئے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/309)

﴾5﴿ میں نے جہنم میں ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ٹیڑھی لاٹھی کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چُراتا، جب لوگ اُسے چوری کرتا دیکھ لیتے تو کہتا: ''میں چور نہیں ہوں، یہ سامان میری ٹیڑھی لاٹھی میں اَٹک گیا تھا۔'' وہ آگ میں اپنی ٹیڑھی لاٹھی پر ٹیک لگائے یہ کہہ رہا تھا: ''میں ٹیڑھی لاٹھی والا چور ہوں۔'' (جمع الجوامع، 3/27، حدیث:7076)

شرحِ حدیث: مِحْجَن (یعنی لاٹھی) [(1)] والے کا نام عَمرو ابنِ لُحَی ہے، جب وہ چلتا پھرتا ہے تو آنتیں گھسٹتی ہیں۔ ربّ کی پناہ! غرضیکہ Fashionable سیاسی چور تھا کہ حُجّاج کے کپڑے دن دِہاڑے اس طرح چوری کرتا تھا کہ پکڑا بھی نہ جائے اور چوری بھی کرے، مالک نے دیکھ لیا تو کہہ دیا: ارے مجھے خبر نہ ہوئی کہ میرے مِحْجَن (یعنی لاٹھی) سے تیرا کپڑا لگ گیا ہے، نہ دیکھا تو مال اپنا کر لیا۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/316 ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! ❀❀❀ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴾6﴿ ظُلم قیامت کے دن اندھیریوں کی صورت میں ہوگا۔ (مسلم، ص1069، حدیث:6577)

---

1 ... حدیثِ پاک میں لفظ ''مِحجن'' آیا ہے، اِس کا معنی ہے: ایسی لاٹھی جس کے کنارے پر لوہا لگا ہوا ہو اور وہ ''ہاکی'' کی طرح مڑی ہوئی ہو۔ (اشعۃ اللمعات، 3/57)

شارِحِ بخاری، حضرتِ علامہ مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ظالم ظلم کرنے کی وجہ سے اِکٹھے کئی گناہوں کا اِرتِکاب کرتا ہے، اللہ پاک اور رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانی، ایک کمزور مسلمان کو اِیذا (یعنی تکلیف) پہنچانا، گالی گلوچ دے کر، زَدوکوب کرکے یا مال چھین کر یا ان سب کا اِرتِکاب ایک ساتھ کرنا جیسا کہ اکثر دیکھنے میں آیا۔ اس لئے اس کی سزا میں قیامت کے دن ظالم کا ظلم تاریکیاں ہی تاریکیاں بن کر اُسے گھیر لے گا۔ (نزہۃ القاری، 3/668 ملتقطاً)

﴿7﴾ حرام سے پَلنے والا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسند ابی یعلیٰ، 1/57، حدیث: 79)

حافظ شَمْسُ الدِّین محمد بن احمد ذَہبی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کی وَعید کے تحت ڈاکو، چور، مَسْخَرہ (Comedian)، خائن، جَعْلساز (یعنی دھوکا کرنے والا) اور اُدھار چیز لے کر انکار کردینے والا، ناپ تول میں کمی کرنے والا، عیب زدہ چیز کو عیب چھپا کر بیچنے والا، جُوا کھیلنے والا یہ سب کے سب داخل ہیں۔ (76 کبیرہ گناہ، ص90)

"مِراٰۃُ المَناجِیح" میں ہے: جیسے مٹی کے تیل میں بِھیگا ہُوا کپڑا آگ میں جلد جل جاتا ہے ایسے ہی سُود، رِشوت، جُوئے، چوری وغیرہ حرام مال سے پیدا شدہ گوشت دوزخ کی آگ میں بہت جلد جَلے گا، چونکہ غذا سے خون اور خون سے گوشت بنتا ہے اس لیے غذا بہت پاکیزہ ہونی چاہیے، حرام غذا کا اَثر سارے بدن پر پڑتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/258)

پُورے قافلے کو اَکیلے لوٹنے والا ڈاکو

بہت بڑے ولیُّ اللہ حضرتِ فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللہِ علیہ توبہ سے قبل اتنے بڑے اور خَطَرناک ڈاکو تھے کہ پورے کے پورے قافلے کو اَکیلے ہی لوٹ لیتے۔ ایک مرتبہ ایک قافلہ آپ کے علاقے کے قریب سے گُزرا، انہیں وہیں رات ہوگئی۔ آپ ڈاکا ڈالنے کی نیت سے

جب قافلے کے قریب پہنچے تو بعض قافلے والوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا: ”تم اس بستی کی طرف نہ جاؤ بلکہ کوئی اور راستہ اختیار کرلو یہاں فضیل نامی ایک خطرناک ڈاکو رہتا ہے۔“

آپ نے جب قافلے والوں کی یہ بات سنی تو کپکپی طاری ہو گئی اور بلند آواز سے کہا: اے لوگو! میں فضیل بن عِیاض تمہارے سامنے موجود ہوں، جاؤ! بے خَوف و خَطَر گُزر جاؤ، تم مجھ سے محفوظ ہو۔ خدا کی قسم! آج کے بعد میں کبھی بھی اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اتنا کہہ کر آپ وہاں سے چلے گئے اور اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کرکے راہِ حق کے مُسافِروں میں شامل ہوگئے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس رات قافلے والوں کی دعوت کی اور فرمایا: تم فضیل بن عِیاض سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھو، پھر آپ اُن کے جانوروں کے لیے چارہ وغیرہ لینے چلے گئے، جب واپس آئے تو کسی کو پارہ 27 سورۃُ الحدید کی آیت نمبر 16 کی تلاوت کرتے ہوئے سُنا: ﴿ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ ترجمہ: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جُھک جائیں۔

قرآنِ کریم کی یہ آیت تاثیر کا تیر بن کر آپ کے سینے میں اُتر گئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے رونا شروع کر دیا اور اپنے کپڑوں پر مٹّی ڈالتے ہوئے کہا: ہاں! کیوں نہیں! اللہ پاک کی قسم! اب وقت آگیا، اب وقت آگیا، آپ اسی طرح روتے رہے اور پھر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلی۔ (عیون الحکایات، ص212) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

بھائی بھائی بَن جاؤ!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گِھناؤنے اور حرام کام چوری ڈکیتی کرنے پر چور، ڈاکوؤں کو اپنے مسلمان بھائی کو گُھورنے، ڈرانے، دھمکانے، خوفزَدہ کرنے، ہاتھ اُٹھانے، اَسلحہ تاننے، مال چھیننے اور خواتین سے زیورات وغیرہ کے حُصُول کے لئے زخمی کرنے جیسے کئی گناہ مزید کرنے پڑتے ہیں حالانکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ مسلمان کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔ ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ مومن کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مومن وہ ہے جس سے ایمان والے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ سمجھیں۔ (مسند امام احمد، 2/654، حدیث:6942) ایک اور حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر نہ ظلم کرے، نہ اس کو رُسوا کرے۔ (مسلم، ص1064، حدیث: 6541)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو نہ ڈراؤ! کیونکہ مسلمان کو ڈرانا بہت بڑا ظلم ہے۔ (الترغیب والترہیب، 3/386، حدیث: 4301) جس نے کسی مسلمان کی طرف ڈرانے والی نظر سے ناحق دیکھا تو اللہ پاک بروزِ قیامت اس کے بدلے اُسے خوفزدہ کرے گا۔

(معجم کبیر، 8/116، حدیث:7536)

بدنصیب لوگ

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ”مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَ مَنْ

اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہَ" جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ پاک کو تکلیف دی۔(معجم اوسط، 2/ 386، حدیث:3607) جس نے اللہ پاک کو تکلیف دی بِالآخر اللہ پاک اُسے عذاب میں گِرفتار فرمائے گا۔

(ترمذی، 5/463، حدیث:3888)

حضرتِ علّامہ اسماعیل حِقّی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایمان والوں کو تکلیف دینا گویا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اَذِیَّت دینا ہے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تکلیف دینا گویا کہ اللہ پاک کو اَذِیَّت دینا ہے، تو جس طرح اللہ پاک اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اَذِیَّت دینے والا دنیا اور آخرت میں لعنت کا مُستَحِق ہے، اسی طرح ایمان والوں کو تکلیف دینے والا بھی دونوں جہاں میں لعنت ورُسوائی کا حقدار ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ22، تحت الآیۃ:58، 7/239)

عظیم تابِعی بُزرگ حضرتِ مُجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جہنّمیوں پر خارش مُسَلَّط کر دی جائے گی تو وہ اپنے جسم کو کُھجائیں گے حتّٰی کہ ان میں سے ایک کے چمڑے سے ہڈی ظاہر ہو جائے گی تو اسے پکارا جائے گا: اے فُلاں! کیا تمہیں اس سے تکلیف ہوتی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں، پکارنے والا کہے گا: تُو مسلمانوں کو تکلیف پہنچایا کرتا تھا یہ اس کی سزا ہے۔

(احیاء العلوم، 2/242)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھّیں بچانا ظُلم و سِتم سے مجھے سَدا یارب
(وسائلِ بخشش، ص76)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ غَنی کی شانِ بے نیازی کے قربان! جب وہ نوازنے پر آتا ہے تو کیسے نوازتا ہے، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے:

www.dawateislami.net

ڈاکو وَلی بن گیا

(امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا:) اللہ پاک کو ہِدایت فرماتے دیر نہیں لگتی۔ حضرت ابوبکر بِن ہَوار رحمۃُ اللہِ علیہ پہلے رَہزَن (یعنی ڈاکو) تھے، قافلے کے قافلے تنہا لُوٹا کرتے تھے۔ ایک بار ایک قافلہ ٹھہرا، آپ وہاں تشریف لے گئے، ایک خیمے کی طرف گئے، اُس خَیمے میں عورت اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی: شام قریب ہے اور اس جنگل میں "ابوبکر بِن ہَوار" کا دَخل ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ آجائیں! بس یہ کہنا ان کا ہادِی (یعنی ہدایت کا سبب) ہو گیا، خود سے فرمایا: ابوبکر! تیری حالت یہ ہو گئی کہ خَیموں میں عورتیں تک تجھ سے خوف کرتی ہیں اور تُو خدا سے نہیں ڈرتا! اسی وقت توبہ کی اور گھر کو لوٹ آئے، رات سوئے تو خواب میں زیارتِ اَقدَس (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے مُشَرَّف ہوئے، حضورِ اَقدَس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہُ عنہ بھی تھے، آپ نے عرض کیا: بیعت لیجئے! ارشاد فرمایا: تجھ سے تیرا ہم نام بیعت لے گا، حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے بیعت لی اور اپنی کُلاہ (یعنی عمامہ) مبارک اُن کے سر پر رکھی، آنکھ کھلی تو کُلاہ اَقدس موجود تھی۔ سِلسِلَہ ہَوارِیہ آپ سے شروع ہوا۔ (جامع کرامات الاولیاء، 1/425۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص445 بالتسہیل)

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

جہنّم کا کھولتا ہُوا پانی

سُلطانُ الواعظین مولانا ابو النّور بشیر کوٹلوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: جن لوگوں نے سُود،

رِشوت، غَبَن اور دیگر ناجائز طریقوں سے جو مال کمایا اور کھایا ہے، کل قیامت کے دن جب شَہَنشاہِ حقیقی انہیں جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلائے گا تو یہ سارا حرام کا مال وہاں اُگلنا پڑے گا اور چور پکڑے جائیں گے، پس آج توبہ کے ساتھ مِعدہ صاف کر لینا چاہیے۔(سچی حکایات، 3/316 بتغیر)

چور، ڈاکو سے بڑا ظالِم

"تفسیرِ قُرطُبی" میں ہے: جو چور اور ڈاکو مسافروں اور شہریوں سے لوٹ مار کر کے ان پر ظلم کرتے ہیں یہ سب ظالِم کی صَف میں شامل ہیں، ان تمام پر اللہ پاک کوئی ان سے بڑا ظالم مُسَلَّط کر دیتا ہے۔(تفسیر قرطبی، پ8، تحت الآیۃ: 128، 4/62 ملخصاً)

قتلِ ناحق کا گُناہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بعض دَرِندَہ صِفت چور، ڈاکو اپنے لئے جہنم کی آگ مزید بڑھانے کے لئے قتل و غارَت گری سے بھی باز نہیں آتے اور یوں مال و دولت کے ساتھ ساتھ بَسا اوقات کسی گھر کے واحِد کَفِیل (یعنی کَفالت کرنے والے) کو شہید کر کے کسی خاتون کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کر دیتے ہیں۔

بَسا اوقات چور ڈاکو پکڑے جانے کے خوف سے یا سامنے سے ہونے والی مُزاحمَت کے نتیجے میں فائر کر کے سامنے والے کو زخمی یا شہید کر کے بھاگ جاتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ ہم گویا پکڑے جانے سے بچ گئے لیکن یاد رکھیں! اگر وہ دنیا میں پولیس یا قانون سے بچ بھی گئے تو اس حرام کام سے توبہ اور توبہ کے تقاضے پورے نہ کرنے کے سبب قیامت کے دن ایسی جگہ قید ہوں گے جہاں سے انہیں کوئی چُھڑا نہیں سکے گا۔ دنیا میں بسا اوقات رِشوت یا اَثَر و رُسُوخ کے سبب جیل سے بھی باہَر آجاتے ہیں لیکن قیامت کے دن کے عذاب

سے بچ نہیں پائیں گے۔ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن و حدیث میں اس گناہ کا بہت سخت عذاب بیان کیا گیا ہے: چنانچہ پارہ 5، سورۃ النسآء، آیت نمبر 93 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

ترجمہ: اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصۂ دراز تک اس میں رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

قتلِ ناحق کا عذاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قتلِ مُسلِم معمولی بات نہیں ہے، آج کل چھوٹی چھوٹی باتوں پر جان سے مار دینا، غُنڈہ گردی، دَہشت گردی، ڈکیتی، خاندانی لڑائی، تعَصُّب والی لڑائیاں عام ہیں۔ مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا جاتا ہے۔ مرنے کے بعد قتل کرنے کا عذاب سَہا نہیں جاسکے گا، نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر زمین و آسمان والے کسی مسلمان کے قتل پر جمع ہو جائیں تو اللہ پاک سب کو اوندھے منہ جہنّم میں ڈال دے گا۔ (معجم صغیر، 2/205) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ایک مؤمن کا قتل کیا جانا اللہ پاک کے نزدیک دنیا کے تباہ ہو جانے سے زیادہ بڑا ہے۔ (نسائی، ص652، حدیث:3992)

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی　　قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

محشر میں ذِلّت ورُسوائی

اِمام شَرَفُ الدِّین حُسَین بِن محمد طِیبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جس نے دنیا میں زکوٰۃ یا کسی اور مال سے چوری کی تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ چوری کے مال کو اُٹھائے ہوئے ہوگا، اگر وہ مال کوئی جانور رہا تو وہ جانور بلند آواز سے چیختا ہوگا اور اسے تمام محشر والے پہچان لیں گے (کہ یہ چور ہے) تاکہ اس کی خوب ذِلّت ورُسوائی ہو۔

(شرح طیبی، 4/17، تحت الحدیث:1779)

شہادت کا درجہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی شخص کا مال چوری ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا اور جو شخص اپنا مال بچانے، اپنی جان یا اپنے گھر والوں کی جان بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید، جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے وہ شہید، جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے تو وہ شہید اور جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

(ترمذی، 3/112، حدیث:1426۔ نسائی، ص667، حدیث:4101)

خوبصورت سوچ

حضرتِ احمد بِن حَرْب رحمۃُ اللہِ علیہ کے پڑوس میں ایک شخص کے ہاں چوری ہو گئی۔ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ اس کی غمخواری کو تشریف لے گئے۔ پڑوسی نے بڑی خَندَہ پیشانی سے ان کا اِستِقبال کیا۔ حضرت احمد بن حَرْب رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ہم تمہاری چوری ہونے کا افسوس کرنے آئے ہیں۔ پڑوسی بولا: میں تو اللہ پاک کا شکر ادا کررہا ہوں اور مجھ پر اُس کے تین شُکر واجب ہوگئے ہیں۔ ایک یہ کہ دوسروں نے میرا مال چُرایا ہے، میں نے نہیں۔ دوسرا یہ کہ ابھی آدھا مال میرے پاس موجود ہے، تیسرا یہ کہ میری دنیا کو نقصان پہنچا ہے اور دین میرے پاس ہے۔ (سچی حکایات، 4/142) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے

صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں　　حفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مِٹا جاتا ہے

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ والوں کی بھی کتنی پیاری سوچ ہوتی ہے کہ مال گیا ایمان تو نہیں گیا، "کچھ مال" گیا ہے سب تو نہیں گیا۔ اللہ پاک کے نیک بندے زبان پر شِکوہ شِکایت نہیں لاتے، ہر حال میں اللہ پاک کی رضا پر صبر کرتے اور اجر پاتے ہیں۔ ایمان انمول دولت ہے، یہ سلامت ہے تو کچھ غم نہیں ہونا چاہیئے، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہا کریں۔

یاخدا جسم میں جب تک کہ مِری جان رہے　　تجھ پہ صدقے تِرے محبوب پہ قربان رہے
کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیر　　نَزع کے وقت سَلامت مِرا ایمان رہے

چور کو دعا

ایک مرتبہ حضرت رَبیع بن خُثَیم رحمۃُ اللہِ علیہ کا گھوڑا چوری ہوگیا۔ ساتھ والوں نے عرض کی: "حضور چور کے لئے بد دعا کیجئے!" آپ نے فرمایا: "نہیں بلکہ میں تو اس کے لئے دعا ہی کروں گا۔" پھر یوں دعا فرمائی: "اے اللہ پاک! اگر چور مالدار ہے تو اس کے دل کو قَناعَت کی توفیق عطا فرما اور اگر فقیر ہے تو اُسے غَنِی کر دے۔" (حلیۃ الاولیاء، 2/ 130، رقم:1696)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر خدا نَخواستہ چوری یا ڈکیتی کی واردات ہو جائے تو ہر ایک کو بتانے کے بجائے اپنی مصیبت چُھپا کر، صبر کر کے اجر کمائیں۔ لوگوں کو بتانے سے کسی نے کھوئی ہوئی چیز واپس لا کر تو دینی نہیں، نتیجۃً شِکوہ و شِکایت ہو جانے کی صورت میں ملنے والے اَجر سے محرومی ہو سکتی ہے۔

ظلم پر صبر کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اللہ پاک جب مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ایک اِعلان

کرنے والا اعلان کرے گا: فَضْل والے کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور ان کی تعداد بہت کم ہوگی۔ جب یہ جلدی سے جنّت کی طرف بڑھیں گے تو فِرِشتے ان سے ملاقات کریں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جنّت کی طرف جارہے ہو، تم کون ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم فَضْل والے ہیں۔ فِرِشتے کہیں گے: تمہارا فَضْل کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: جب ہم پر ظُلم کیا جاتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے اور جب ہم سے بُرائی کا بَرتاؤ کیا جاتا تھا تو اسے برداشت کرتے تھے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ جنّت میں داخل ہو جاؤ کہ اچھے عمل والوں کا ثواب کتنا اچھا ہے۔ (الترغیب والترہیب، 3 / 281، حدیث:18) اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مظلوم جب ظُلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی عزّت بڑھا دیتا ہے۔ (ترمذی، 4 / 145، حدیث:2332)

ہے صَبْر تو خزانۂ فِردوس بھائیو! عاشِق کے لَب پہ شِکوہ کبھی بھی نہ آسکے

ڈاکو کی توبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی بَرَکت سے بڑے بڑے چور ڈاکوؤں کے راہِ راست پر آنے کے واقعات ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ایک مجلس رابِطہ بِالعُلَما بھی ہے، اِس مَجلس کے اسلامی بھائی مشہور دینی درسگاہ جامِعہ راشِدِیہ (پیر جو گوٹھ بابُ الاسلام سندھ) تشریف لے گئے۔ بات نکلی تو وہاں کے شَیْخُ الحدیث صاحِب کچھ اِس طرح فرمانے لگے: جیل خانوں کے دینی کام کی کارکردگی مَیں خود آپ کو سُناتا ہوں، پِیر جو گوٹھ کے اَطراف میں ایک ڈاکو نے تباہی مَچا رکھی تھی، مَیں اُسے جانتا تھا، آئے دن پولیس کے ساتھ اُس کی آنکھ مچولی جاری رہتی، کئی بار گرِفتار بھی ہُوا،

مگر تَعلُّقات اِستِعمال کرکے چُھوٹ گیا، آخِر کسی جُرم میں کراچی پولیس کے ہَتّھے چڑھ گیا، سزا ہوئی اور جیل میں چلا گیا، سزا کاٹ لینے کے بعد رِہائی ملنے پر مجھ سے ملنے آیا، میں پہلی نظر میں اُسے پہچان نہ سکا کیونکہ اُس کے چہرے پر مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی، نورانی داڑھی جگمگا رہی تھی، سَر پر عِمامہ شریف کا تاج، پیشانی پر نَمازوں کا نور نظر آرہا تھا، وہ بولا، اَلْحَمْدُلِلّٰہ! جیل کے اندر مجھے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول مل گیا۔

اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سُدھر جائیں گے گر مِلا دینی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص203)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حلال کمائیے

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: روحُ القُدُس (یعنی حضرت جبریل علیہ السّلام) نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مرے گی حتّٰی کہ اپنا رزق پورا کرے، خیال رکھو کہ اللہ سے ڈرو، تلاشِ رِزق میں درمیانی راہ اِختیار کرو اور رزق میں دیر لگنا تم کو اس پر نہ اُکسائے کہ تم اللہ پاک کی نافرمانی سے رزق ڈھونڈو کیونکہ اللہ کے پاس کی چیزیں اس کی فرماں برداری سے ہی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (شرح السنۃ، 7/330، حدیث: 4008 ملخصاً)

شرحِ حدیث: یعنی حلال ذریعے سے روزی کماؤ، حرام ذریعوں سے بچو، حرام ذریعوں سے کمانا اِفْراط (یعنی حد سے بڑھنا) ہے اور بالکل کمائی نہ کرنا بے کار بیٹھ رہنا تَفرِیط (یعنی حد سے زیادہ کمی کرنا) درمیانی راہ یہ ہے (کہ) اگر کبھی روزی کم ملے یا کچھ روز کے لیے نہ ملے تو چوری، جُوا، رِشوت، خِیانَت، غَصب وغیرہ سے روزی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو، حلال کام

Go To Index

کیسے جاؤ اس کی مہربانی سے امّید رکھو یعنی سب کی روزی اللہ کے ہی پاس ہے، اگر تم نے اسے حرام ذریعے سے حاصل کیا تو وہ حرام ہو کر تم تک پہنچی، رب بھی ناراض ہُوا مگر ملا وہی جو تمہارا حصہ تھا، اور اگر حلال ذریعہ سے حاصل کیا تو وہ حلال ہو کر تمہارے پاس پہنچا، اللہ پاک بھی راضی ہو گیا، ملا تمہارا حصہ ہی۔ (مراٰۃ المناجیح،114/7)

بڑی بڑی مُونچھوں والا بدمعاش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصولِ عِلمِ دین کے لئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات بھی اہم ذَرِیعہ ہیں، آپ بھی اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، ان اجتماعات کی بَرَکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، اس کی ایک جھلک اس مَدَنی بہار میں پڑھئے: ایک عالِم صاحِب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغ ہیں، انہوں نے بتایا کہ 1995ء میں ایک شخص جس پر کم و بیش 11 ڈکیتیوں کے کیس تھے، جن میں ایک قتل کا مُقدَّمہ بھی شامل ہے۔ ایک سال جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھی رہا تھا، محکمۂ نَہر میں ملازَمت بھی تھی، تنخواہ 3000 تھی مگر وہ ناجائز ذرائع سے مثلاً درخت فَروخت کر کے، چوری کا پانی وغیرہ دے کر ماہانہ 10000 تک کرلیتا، اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی تھیں، دیکھنے والے کو اس سے وَحشت ہوتی، ایک روز میں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی مگر اس نے میری دعوت ٹال دی، میں نے ہمت نہیں ہاری وَقتاً فَوقتاً دعوت پیش کرتا رہا، آخِرکار کم و بیش دو سال بعد اس نے دعوت قبول کر لی اور وہ "رِیوَالوَر" کے ساتھ اجتِماع میں شریک ہوگیا، اِتّفاق سے اُس دن میرا ہی بیان تھا

www.dawateislami.net

جو کہ جہنّم کے عذاب کے مُتَعلِّق تھا، جہنّم کی تباہ کاریاں سُن کر سخت سردیوں کا موسم ہونے کے باوُجود بَدمَعاش پسینے سے شَرابور ہو گیا، بعدِ اجتماع وہ روتا جاتا اور کہتا جاتا: ہائے! میرا کیا بنے گا؟ میں نے بہُت سارے گناہ کئے ہیں، پھر وہ تین دن بخار کے عالَم میں رہا، اسے اپنے گناہوں کا شِدّت سے اِحساس ہو چکا تھا، اس نے توبہ کر لی اور نَمازیں بھی پڑھنے لگا، دوسری جُمعرات اسے پھر اِجتماع میں شرکت کی سعادت ملی اور جنّت کے موضوع پر بیان سن کر اُس کو ڈھارَس ملی، آہِستہ آہِستہ اس پر مَدَنی رنگ چڑھتا چلا گیا، یہاں تک کہ وہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابَستہ ہو گیا، داڑھی اور عَمامہ سجانے کی سعادت بھی حاصِل کر لی۔ یہ بیان دیتے وَقت وہ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں مشغول تنظیمی طور پر صوبائی سطح پر مجلس خُدّامُ المساجد کی ذمّے داری پر فائز ہے۔

اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سُدھر جائیں گے گر ملا دینی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا دینی ماحول
(وسائلِ بخشش، ص648)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جان و مال کی حفاظت کے لئے چند روحانی علاج پیش کئے جاتے ہیں۔ اِن شاءَ اللّٰہ ان کی برکت سے جان و مال اور گھر وغیرہ کی حفاظت ہو گی۔

چور، ڈاکو سے حفاظت کے 6 وظیفے

{1} مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِ کریم صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو مِنبر پر فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی رات کو سوتے وقت اِسے (یعنی آیۃُ الکرسی کو) پڑھے گا، اللّٰہ پاک اُسے، اس کے گھر کو اور آس پاس کے گھروں کو محفوظ فرمادے گا۔
(شعب الایمان، 2/458، حدیث: 2395)

شرحِ حدیث: اس کی برکت سے سارے محلے میں چوری، آگ لگنے، مکان گر جانے بلکہ ساری ناگہانی آفتوں سے صبح تک امن رہے گا، یہ عمل بہت مُجرَّب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2، 126)

﴿2﴾ اگر (آیۃُ الکرسی کو) لکھ کر فریم بنوا کر مکان میں اونچی جگہ لگادیں گے تو اِن شاءَ اللہ اُس گھر میں کبھی فاقہ نہ ہو گا بلکہ روزی میں بَرَکت ہو گی اور اُس مکان میں کبھی چور نہ آسکے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص30)

﴿3﴾ "یَا جَلِیْلُ" 10 بار پڑھ کر اپنے مال و اَسباب اور رَقم وغیرہ پر دَم کر دیجئے، اِن شاءَ اللہ چوری سے محفوظ رہے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص289)

﴿4﴾ "سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ" لکھ یا لکھوا کر، پلاسٹک کوٹنگ کروا کر، اپنے سامان میں رکھئے! اِن شاءَ اللہ چوری سے محفوظ رہے گا۔ (چڑیا اور اندھا سانپ، ص29)

﴿5﴾ مال چوری یا گم ہو جائے، یہ آیتِ مبارکہ بے شمار پڑھنے سے مل جائے گا، اِن شاءَ اللہ۔

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾ (پ21، لقمٰن:16)

(چڑیا اور اندھا سانپ، ص29)

﴿6﴾ اگر رات کو سوتے وقت 21 مرتبہ "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" پڑھ لیں تو اِن شاءَ اللہ مال و اَسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور مَرگِ ناگہانی (یعنی اچانک موت) سے بھی حفاظت ہو گی۔ (جنتی زیور، ص579)

شجرۂ عطّاریہ کی مدنی بہار

کراچی کے علاقے نیا آباد کے اسلامی بھائی سِلسلۂ قادریہ عطاریہ میں مرید تھے، انہوں

نے قَسم کھاتے ہوئے بیان دیا کہ ایک مرتبہ اُن کے آفس میں ڈاکو آگئے اور اَسلحہ نکال کر لُوٹنا شروع کر دیا۔ اُن کی اندر کی جیب میں نوّے ہزار (90.000) روپے تھے جبکہ آگے کی جیب میں چند نوٹ تھے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! وہ مطمئن تھے کیونکہ اُنہوں نے اپنے شجرۂ قادِریہ رضویہ عطّاریہ سے یہ دعا پڑھ لی تھی: ''بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیۡنِیۡ بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفۡسِیۡ وَوُلۡدِیۡ وَاَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ''

اس دعا کی فضیلت یہ ہے کہ جو کوئی صبح و شام تین تین بار پڑھ لے تو اس کا دین، ایمان، جان، مال اور بچے سب مَحفوظ رہتے ہیں۔ (الوظیفۃ الکریمۃ، ص13)

اتنے میں ایک ڈاکو اُن کے قریب آیا اور اُن کی جیب سے پچاس (50) روپے نکال لئے، وہ سوچنے لگے کہ 90 ہزار ہوں یا پچاس (50) روپے، اس دعا کی بَرَکت سے تو سب کی حفاظت ہونی چاہیے، ابھی وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ڈاکو لاکھوں روپے لوٹ کر جانے لگے تو وہی ''ڈاکو'' جس نے اُن کی جیب سے 50 روپے نکالے تھے، اُن کے قریب آیا اور یہ کہتے ہوئے کہ مولانا! کیا یاد کروگے پچاس روپے واپس جیب میں ڈال دیئے۔

اے نِگہبان مِرے تجھ پہ صَلاۃ اور سلام دو جہاں میں ترے بندے ہیں سلامت محفوظ

(ذوقِ نعت، ص147)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
ساتویں آسمان کا فرشتہ	01	قتلِ ناحق کا گناہ	15
چوروں اور ڈاکوؤں کے مَظالِم	02	قتلِ ناحق کا عذاب	16
ڈاکوؤں کا انجام	05	محشر میں ذلّت ورسوائی	17
چوری کسے کہتے ہیں؟	06	شہادت کا درجہ	17
اسلامی سزاؤں کی حکمت	06	خوبصورت سوچ	17
ظلماً لوگوں کا مال لینے کے متعلّق 7 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	06	چور کو دعا	18
		ظلم پر صبر کی فضیلت	18
پورے قافلے کو اکیلے لوٹنے والا ڈاکو	10	ڈاکو کی توبہ	19
بھائی بھائی بن جاؤ!	12	حلال کمایئے	20
بدنصیب لوگ	12	بڑی بڑی مونچھوں والا بدمعاش	21
ڈاکو ولی بن گیا	14	چور، ڈاکو سے حفاظت کے 6 وظیفے	22
جہنّم کا کھولتا ہوا پانی	14	شجرۂ عطاریہ کی مدنی بہار	23
چور، ڈاکو سے بڑا ظالِم	15	***	

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

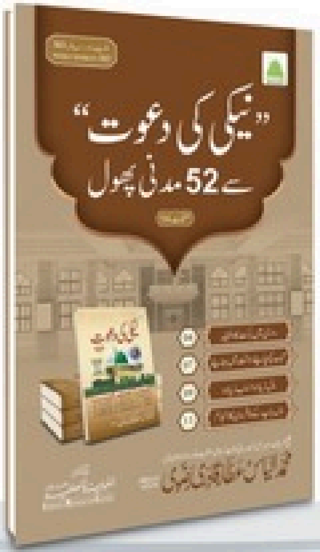

978-969-722-731-0

01082529

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net